بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

یوم یکشنبہ

نمبر ۱۵۰	۲۷ ماہ جون سنہ ۱۹۴۳ء	۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۲ھ	۲۷ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش	جلد ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ کل پونے آٹھ بجے شام ڈلہوزی سے بذریعہ فون اطلاع ملی۔ کہ حضور کو کل شام یعنی ۲۶ جون کی شام کو ۹۹.۱ درجہ تک حرارت ہوگئی تھی۔ جو رات کو اتر کر آج صبح ۶ بجے درجہ حرارت ۹۷.۶ پر آگیا۔ رات کو نیند اچھی آگئی تھی۔ اور کھانسی کی بھی کوئی خاص شکایت نہیں ہوئی۔ آج بعد دوپہر ۳ بجے درجہ حرارت ۹۹.۱ تھا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو درد سر کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بیگم صاحبہ مولوی عبد السلام صاحب عمر بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی لاہور سے تشریف لے آئے ہیں۔ اور بعارضہ بخار و اسہال بیمار

روزنامہ الفضل قادیان ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

"آنے والے مسیحا کی چند خصوصیتیں"

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت رادھا سوامی مت کے ایک اخبار معاصر پریم پرچارک نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں بعض باتیں بتائی ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ جس میں یہ اوصاف حمیدہ پائے جائیں سمجھ لو کہ وہی مہاپرش ہے۔ یہ اوصاف حمیدہ وہ ہیں جو بقول معاصر پریم پرچارک "جناب عبد البہا صاحب نے بمقام بوڈاپسٹ سٹاران دی ایسٹ کے جلسہ میں بیان کئے تھے۔

معاصر موصوف کا بیان ہے۔ کہ یہ تمام اوصاف رادھا سوامی مت کے قابل تعظیم گوروؤں میں پائے جاتے ہیں۔ اور انکے علاوہ بعض اور اوصاف بھی ان کی ذات میں موجود ہیں۔ جو جناب عبد البہا نے بیان نہیں کئے۔ یہ اوصاف کیا ہیں۔ ان کی حیثیت اور مذہبی و روحانی لحاظ سے ان کی قیمت کیا ہے۔ اور وہ کسی روحانی پیشوا یا مہاپرش کی صداقت کا معیار ہونے کی اہمیت کس حد تک اپنے اندر رکھتے ہیں ان سب سوالات کو نظر انداز کر کے ہم یہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ یہ سب اوصاف حمیدہ ہیں۔ اور کہ رادھا سوامی مت کے گوروؤں میں یہ پائے جاتے ہیں۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ ان کے پائے جانے کا گورو صاحب موصوف کی ذات ان کے اتباع یا دنیا کو کیا فائدہ ہوا ہے۔ اور آئندہ کے لئے کن فوائد کی امید کی جا سکتی ہے۔ معاصر پریم پرچارک نے اعتراف کیا ہے۔ کہ "نوع انسان کو اگر کسی شے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور جس کے حاصل کئے بغیر اس کو ابدی راحت و سرمدی خوشی نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ واصل بحق ہے۔ جس کو پراپت کر کے انسان اس سنسار سے چھوٹ کر اپنے پرم پتا کے دھام میں باس پاتا ہے۔ جہاں پر کرتی کے تغیر پذیر حالات ناپید ہیں۔ اس لئے وہ ان کی زد میں نہیں آتا۔ بلکہ امر اور ابناشی سکھ ہمیشہ کے لئے بھوگتا ہے۔" اور اس کے اس کلیہ کے ماتحت ہم اس سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ کیا ان کے گورو صاحب میں ان اوصاف حمیدہ کی موجودگی میں انہیں واصل بحق کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اور پھر کیا ان کے اتباع میں بھی ان کی قوت قدسیہ نے یہ خاصیت پیدا کر دی کہ وہ واصل بحق ہو سکیں۔ اور ابدی راحت و سرمدی خوشی حاصل کر سکیں۔ اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اس کا ثبوت ٹھوس اور ناقابل تردید ہونا چاہیئے لیکن اگر عملی ثبوت کوئی نہیں۔ تو زبانی جمع خرچ سے کیا فائدہ۔ اپنے خیال کے مطابق چند اصول بیان کر کے اسے اوصاف حمیدہ قرار دے لینا۔ اور پھر انہیں اپنے اوپر چسپاں کر کے انہیں دوسروں پر اپنی فضیلت اور برتری کا معیار قرار دے لینا کوئی کمال نہیں۔ یہ تو ایک ایسی بات ہے۔ جسے ہر شخص اپنے متعلق یا اپنے کسی بزرگ کے متعلق اختیار کر سکتا ہے۔ اصل سوال تو اوصاف حمیدہ کے نتیجہ کا اور ان اثرات کا ہے۔ جو ان کی بدولت انسان کے عمل و کردار سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اصل مقصد کے حصول میں کامیابی کا ہے۔ انسان کی سب سے بڑی ضرورت کے متعلق جب ہمارے اور معاصر پریم پرچارک میں اتفاق ہے۔ تو بحث کا فیصلہ نہایت آسان ہے۔ یہ مقصد کسے حاصل ہوا واصل بحق ہو کر ابدی راحت و سرمدی خوشی کس کو نصیب ہوئی۔ اور کہ اس کا ثبوت کیا ہے۔ صرف اس امر پر تمام بات طے ہو جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ معاصر موصوف اس طرف ضرور توجہ کرے گا۔

"پریم پرچارک" کے بیان کردہ اوصاف کے حمیدہ یا غیر حمیدہ ہونے کی بحث کو ہم نے عمداً نہیں چھیڑا۔ مگر اس پر ان کی حیثیت کے اظہار کے لئے ایک کا ذکر بطور نمونہ کرتے ہیں۔ گورو صاحب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ:

"وہ تمام مذاہب کے اوتاروں۔ رشیوں پیغمبروں۔ نبیوں۔ ولیوں کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ اور جملہ مذاہب کی مقدس کتابوں کا پاس و احترام کرتے ہیں۔ اور ہر کسی کو اپنی نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ جو کچھ تمہارے ہادیوں اور مذہبی پیشواؤں نے وصل خدا کا طریق بتلایا ہے۔ اس پر عمل کرو۔ اگر آپ کو وہ بھگتی یا طریق معلوم نہیں ہے۔ تو اپنے مذہبی پیشواؤں سے دریافت کرو۔"

ظاہر ہے کہ اس قسم کے خیالات کی موجودگی میں گورو صاحب موصوف جن کی گورپائی کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے ہمارا معاصر اس قدر زور صرف کر رہا ہے۔ ان کی ضرورت اور ان کی دوسروں پر فضیلت کا دعوے کہاں باقی رہ جاتا ہے۔ تعصب سے علیحدہ ہو کر ہمارے معاصر کو ان سوالات پر غور کرنا چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا و صدقات

بریلی - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے تمام افراد جماعت نے بمعہ مستورات اور بچوں کے نصف گھنٹہ تک اجتماعی دعا کی - ۵/۸/-۳ روپے کی رقم جمع کر کے قادیان غرباء کی مدد کے لئے ارسال کی گئی (محمد یوسف احمدی) فیروز پور چھاؤنی - احباب نے ساڑھے چودہ روپے بطور صدقہ جمع کر کے مرکز کو بھجوائے - (اقبال احمد ایاز) بنگلور - جماعت نے اجتماعی دعا کی - اور ایک بکرا صدقہ کیا - (میر مرتضےٰ آغا) موسے بنی مائنز - جماعت نے اجتماعی طور پر دعا کی - اور دو بکرے صدقہ کئے - (عطاء الرحمٰن احمدی) جموں جماعت نے ایک جلسہ منعقد کر کے جس میں مستورات اور بچے بھی موجود تھے - اجتماعی دعا کی - اور ایک بکرا صدقہ کیا - (امیر علم سیکرٹری تبلیغ) جڑانوالہ اجتماعی طور پر جماعت نے لمبی دعا کی مبلغ چودہ روپے صدقہ کے لئے جمع کئے گئے - جن میں سے دس روپے کا بکرا صدقہ دیا گیا - اور باقی رقم قادیان بھیجدی گئی - (کرامت اللہ) سری نگر خطبہ جمعہ میں چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی - چنانچہ جماعت نے اجتماعی طور پر دعا کی - اور ایک بکرا صدقہ دیا گیا - گھنو ضلع ایٹہ - احباب نے اجتماعی طور پر دعا کی - اور چالیس روپے بطور صدقہ جمع کر کے قادیان بھیجے گئے - (عبدالواحد مبلغ) (فضل دین مین پوری)

احمدی احباب و مبلغین سلسلہ سے درخواست

محمد خالد صاحب احمدی ڈرافسمین محکمہ ریلوے نورانی مسجد احمدیہ محلہ نل غول کھڑکی (جھانسی) تحریر فرماتے ہیں - کہ قادیان کے احمدی برادران یا مبلغ صاحبان حیدرآباد کی طرف تشریف لے جائیں یا بمبئی بی - بی اینڈ سی - آئی ریلوے سے تشریف لے جاتے ہوں اور واپس ہوتے ہوئے بھوپال جھانسی سے واپس آئیں - تو جھانسی میں خاکسار کے غریب خانہ پر قیام فرما کر حسب موقعہ تبلیغ کر کے ثواب حاصل کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ایک احمدی ہیڈ ماسٹر کا شاندار ریکارڈ

امسال حسب معمول ماڈل سکول کلانور ضلع گورداسپور کا ورنیکلر فائنل کا نتیجہ ۱۰۰ فی صدی رہا - اس سے بڑھ کر وہ ریکارڈ ہے - جو اس سکول نے مڈل سکول وظائف حاصل کر کے قائم کیا ہے - یعنی اس سال بھی تحصیل گورداسپور کے ۱۲ وظائف میں سے ۸ وظیفے اس سکول کے حصہ میں آئے ہیں - گذشتہ سال اور گذشتہ سے پیوستہ سال بھی آٹھ آٹھ وظائف حاصل کئے - اس وقت سکول میں مڈل سکول وظیفہ خواروں کی تعداد ۲۷ ہے - جو ضلع بھر میں اور کسی سکول میں نہیں - ایسا شاندار کام شیخ انعام اللہ صاحب ایم - اے بی - ٹی ہیڈ ماسٹر اور ان کے رفقاء کی محنت کا نتیجہ ہے - جس پر ہم انہیں مبارکباد عرض کرتے ہیں - ہمیں یہ سنکر سخت افسوس ہوا ہے - کہ شیخ صاحب موصوف کو ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب نے اس سکول سے تبدیل کروا کر سوجانپور ضلع گورداسپور بھجوا دیا ہے معلوم نہیں اس میں کیا مصلحت ہے -

خاکسار سردار محمد از کلانور

امتحان میں کامیابی

بشارت الرحمٰن صاحب محلہ دار الرحمت قادیان ایم - اے (عربی) میں کامیاب ہوئے ہیں - آپ پنجاب یونیورسٹی میں سیکنڈ آئے ہیں - فرسٹ کوئی پرائیویٹ طالب علم ہے - اللہ تعالیٰ مبارک کرے -

داخلہ میڈیکل سکول امرتسر

میڈیکل سکول امرتسر میں برائے ایل ایم ایس (L. S. M. F.) داخلہ ماہ اگست میں ہوگا - جو احمدی دوست اپنے لڑکوں کو ڈاکٹری لائن میں داخل کرانا چاہیں - وہ یہاں کرا سکتے ہیں - داخلہ کے لئے طالب علم کا ایف - ایس سی (میڈیکل) (F. S. C. Medical) پاس ہونا ضروری ہے - کورس پانچ سال کا ہے - درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۹ جولائی مقرر ہے - مزید تفصیلات دفتر میڈیکل سکول سے دریافت کی جا سکتی ہیں - پراسپکٹس قیمتاً میڈیکل سکول امرتسر سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (محمد اسحٰق بقاپوری پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضہ جماعت ــــ علم[1] احمدیت کی حفاظت

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

کبھی ہونے نہ پائے سرنگوں یہ احمدی جھنڈا
کہ شرق و غرب کا ہے رہنموں یہ احمدی جھنڈا

اسی کے زیر سایہ امن حاصل ہونیوالا ہے
کہ ہے روحانیت کا اک ستوں یہ احمدی جھنڈا

بنایا وحی والہامات کی تاروں سے قدرت نے
ہے نعمات بقا کا ارغنوں یہ احمدی جھنڈا

بڑھے جاؤ بڑھے جاؤ کہ مالک دل تمہارا ہے
نہ رہنے پائے سرحد سے بروں یہ احمدی جھنڈا

بہادر وہ ہے جو ہمت نہ ہارے زخم کھا کر بھی
نہ ہونے دے کبھی سے سرنگوں یہ احمدی جھنڈا

نظر آتا نہیں شپّر ان کو اپنی آنکھوں کا
کھٹکتا ہے بچشم ہر زبوں یہ احمدی جھنڈا

ہے کیا؟ اقوام عالم میں ہر کن برکات کا حامل
نہیں پہچانتی دنیائے دوں یہ احمدی جھنڈا

سراپا ناطق حق ناشر صدق و ہدایت ہے
عبث کرتا نہیں چون و چگوں یہ احمدی جھنڈا

ہزاروں انقلاب آئیں ازل سے یہ مقدر ہے
کہ لہراتا رہے گا جوں کا توں یہ احمدی جھنڈا

ہے لہراتا - مگر اپنی جگہ سے ٹل نہیں جاتا
سکھاتا ہے ہمیں صبر و سکوں یہ احمدی جھنڈا

کئے جا آبیاری اشک پیہم سے - کہ اے اکمل
ابنے گا نخل پُر اثمار - یوں یہ احمدی جھنڈا

[1] علم سے مراد وہ امتیازی نشانات ہیں - جن سے کوئی چیز پہچانی جا سکتی ہے - یعنی کسی قوم کا کلچر اور کیریکٹر - علم - جھنڈے کو بھی اس لئے کہتے ہیں - کہ جھنڈا اس جماعت کی امتیازی خصوصیات کے لئے بطور نشان ہوتا ہے - پس جب جھنڈے کی حفاظت کے لئے کہا جائے - تو اس کا یہ مطلب ہوگا - کہ اپنے اصول و عقائد و اعمال خصوصی پر برقرار رہو - اور اپنا وقار قائم رکھو:

حضرت یوسف علیہ السّلام پر مفسّرین کے

بعض ناروا الزامات

قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں علاوہ اس پیشگوئی کے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ایسے ہی واقعات پیش آئیں گے۔ اور بالآخر آپ بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنے بھائیوں پر غالب آ کر لا تثریب علیکم الیوم فرمائیں گے۔ اور سب آپ کے مطیع ہو جائیں گے یہ بھی ایک اہم سبق ہے۔ کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے عفت اور پاکیزگی اختیار کی۔ ایسا ہی ہر وہ انسان جو خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ خواہ اس کے سامنے کیسا ہی مشکل موقعہ پیش آئے۔ وہ اپنی عفت کے جوہر کو کو ضائع نہ کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہر قسم کی سفلی خواہشات کو ترک کر دے ؛

قرآن کریم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے، کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کی بیوی نے ہر چند اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ مگر خدا کا یوسف جیسا کہ نبیوں کی شان ہوتی ہے۔ وہ خدا کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں (انبیاء ع ۲) اس نے عزیز مصر کی بیوی کے کہنے پر بالکل عمل نہ کیا۔ مگر افسوس قرآن کریم کے اس واضح بیان کے باوجود مفسرین نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زیر الزام لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ چنانچہ تفاسیر جامع البیان اور جلالین میں آیت ولقد ھمّت بہ وھمّ بھا الخ کے ماتحت لکھا ہے۔ اس عورت نے ارادہ کیا حضرت یوسف سے زنا کا اور حضرت یوسف نے بھی اس عورت سے زنا کا ارادہ کیا۔ میلان طبع اور شہوت غیر اختیاری کے باعث حالانکہ اس آیت کے یہ معنی کرنا سراسر غلط ہیں۔ اس آیت سے پہلے آیت میں یہی لکھا ہے وراودتہ التی ھو فی بیتھا عن نفسہ (یوسف پ ۱۲) کہ عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی مرضی کے خلاف انہیں پھسلانا چاہا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے معاذ اللہ کہہ کر انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ کام ظالموں کا ہے۔ اور میں ظالم بن کر اپنے مولےٰ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا ؛

تعجب ہے کہ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف کی مرضی کے خلاف انہیں پھسلانے کی کوشش کی۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ ھی راودتنی عن نفسی کہ اس عورت نے میری مرضی کے خلاف مجھے پھسلانا چاہا تھا۔ اور شہر کی عورتیں بھی کہتی ہیں امراۃ العزیز تراود فتٰھا عن نفسہ۔ کہ عزیز کی عورت اپنے غلام کو اس کی مرضی کے خلاف پھسلاتی ہے۔ اور خود عزیز مصر کی بیوی عورتوں کے سامنے کہتی ہے۔ ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم۔ کہ میں نے اسے اس کی مرضی کے خلاف پھسلانا چاہا تھا۔ لیکن وہ بچ گیا۔ اور اس نے اپنی عصمت کو قائم رکھا۔ اور پھر عزیز مصر کی تحقیق پر عورتوں نے بیان دیا۔ کہ حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء۔ اللہ پاک ہے ہم نے یوسف میں کوئی بُرائی نہیں دیکھی۔ اور اس موقعہ پر عزیز مصر کی بیوی نے کہا۔ الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصادقین۔ کہ اب حق کھل گیا ہے۔ سچی بات یہی ہے۔ کہ میں نے ہی یوسف کو اس کی مرضی کے خلاف پھسلانا چاہا تھا۔ اور وہ سچا ہے۔ مگر ان سب بیانات کی موجودگی میں مفسرین کہتے ہیں کہ ھمّ بھا کے یہ معنے ہیں۔ کہ یوسف نے بھی نعوذ باللہ اس عورت سے زنا کا ارادہ کر لیا تھا۔

پنجاب میں بعض علماء نے سورۃ یوسف کی تفسیر کو پنجابی میں منظوم کیا ہے۔ اور جو دیہات میں عام طور پر پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف بہت ہی دلخراش باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ (اللّٰھم احفظنا من ھٰذہ الخرافات) حالانکہ قرآن کریم کے مذکورہ بیانات کی موجودگی میں آیت ولقد ھمّت بہ وھمّ بھا کے معنے بالکل صاف ہیں۔ کہ عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پھسلانے کی پوری کوشش کی۔ مگر اس کے بالمقابل حضرت یوسف ؑ نے بھی اس سے بچنے کے متعلق اپنا ارادہ پختہ کر لیا۔ قرآن کریم میں اس کی نظیر آیت ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین ہے۔ یعنی یہود نے بھی مکر اور تدبیر کی۔ اور خدا نے بھی مکر اور تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

اب دیکھو مکر کا لفظ دونوں جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر معنی مختلف ہیں۔ یہود کے مکر کے یہ معنی ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو گزند پہونچا دیں۔ اور صلیب پر چڑھا کر مار دیں۔ اور خدا کے مکر کے یہ معنے ہیں۔ کہ یہود کو ان کے منصوبہ میں کامیاب نہ ہونے دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ خدا کی تدبیر غالب آئی۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ اسی طرح آیت ولقد ھمّت بہ وھمّ بھا میں گو الفاظ ایک ہیں مگر معانی مختلف ہیں۔ یعنی عزیز مصر کی بیوی نے بدکاری کا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے نجات حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ اور بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اور آپ کا دامن ہر طرح کی آلودگی سے پاک ثابت ہوا ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اور عظیم الشان دینی خدمات سر انجام دیں۔ وہاں آپ کا یہ بھی عظیم الشان کارنامہ ہے۔ کہ آپ نے انبیاء علیہم السلام سے تمام ان رزائل کو دُور کیا جو زبان زد خلائق ہو رہے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے نبیوں کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ مسلمان مجالس میں سورۃ یوسف کی تفسیر پنجابی منظوم کی صورت میں پڑھی جاتی تھی۔ اور مسلمان ان خرافات کو سنکر خوشی سے سر ہلایا کرتے تھے۔ اور انہیں کبھی خیال بھی نہ آتا تھا۔ کہ خدا کے ایک اولوالعزم نبی کی ان باتوں سے توہین کی جا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام انبیاء علیہم السلام کو ان عیوب سے پاک ثابت کیا۔ اور اس طرح ان کی معصومیت کو ظاہر فرما دیا۔ اللّٰھم صل علیہ وعلیٰ مطاعہ وسلم

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

جناب مرزا ناصر علی صاحب مرحوم کے متعلق ایک واقعہ کی تصحیح

۱۰ جون ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں مرزا ناصر علی صاحب مرحوم ومغفور کے کچھ سوانح حیات میری طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ ان میں لکھا گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب مرحوم نے سوائے اپنی ایک لڑکی کے رشتہ کے جو آپ نے غیر احمدی ہونے کی صورت میں غیر احمدی رشتہ داروں کو دیا۔ باقی تمام رشتے احمدیوں میں کئے ہیں ؛

جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے جو مرحوم کے داماد ہیں فرماتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب مرحوم نے کوئی رشتہ غیر احمدی رشتہ داروں کو نہیں دیا۔ بلکہ اپنی چاروں لڑکیوں کے رشتے احمدیوں میں کئے ہیں۔ ناظرین "الفضل" اس کو درست کر لیں ؛

خاکسار۔ محمد علی از فیروزپور شہر

ہندو اور سکھ

(۴)

ہندو اوتار اور گورو گوبند سنگھ صاحب

ہمارے سکھ بھائی جن گورو صاحبان کو اوتار یقین کرتے ہیں۔ ان کے متعلق ہمارے ہندو بھائی جن خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ بھی بالکل عیاں ہیں۔ سکھ صاحبان کو گورو صاحبان کے ساتھ جو عقیدت ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ سردار کاہن سنگھ نابھہ کا ارشاد ہے۔ کہ

"(ہم) گورو صاحبان کو آخری اوتار یعنی پیغمبر تسلیم کرتے ہیں" (گورومت سدھاکر صفحہ ۴۲)

اور بھائی گورداس صاحب نے گورو صاحبان کے مخالف کے حق میں جو فتوے صادر کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

ستگورو تے جو منہ پھیرے
تس منہ لگن بری بلائے
جو تس مارے دھرم ہے
مار نہ سکے آپ ہٹائے

(واراں بھائی گورداس وار ۳۲ پوڑی ۲۵)

یعنی جو گورو کا مخالف ہے۔ اس کی شکل دیکھنا بھی برا ہے۔ جو اسکو مار ڈالے تو دھرم ہے۔ اور اگر مارنے کی طاقت نہ ہو۔ تو پھر اس کی اپنے تعلقات منقطع کر لئے جائیں۔

خود گورو گوبند سنگھ صاحب کا اپنا ارشاد بھی ایسا ہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

گور کی نندا سنے نہ کان
بھیٹا کرے سنگ کرپان

(تنخواہ نامہ بھائی نند لال)

گور کی نندہ کرے تا نکاسیس کاٹئے
انہیں تہاں تے بھاج جو سمرتھ نہ ہوئیے

(دھرم مارگ گرنتھ صفحہ ۱۰)

یعنی جو گورو کی نندا کرتا ہے۔ اس کی گردن اڑا دو۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ تو پھر وہاں سے چلے جاؤ۔

لیکن اس کے برعکس ہندو صاحبان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو سکھوں کے گورو صاحبان کے حق میں بہت نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ بانی آریہ سماج نے حضرت بابا نانک صاحب جیسے خدا رسیدہ اور ولی کے حق میں جن الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں

"نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہ تھی ہاں زبان اس ملک کی جو کہ گاؤں کی ہے اس کو جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو "نربھے" لفظ کو "نربھو" کیوں لکھتے۔ اور اس کی مثال ان کا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے۔ چاہتے تھے۔ کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں۔ لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آ سکتی ہے۔ ہاں ان گنواروں کے سامنے جنہوں نے سنسکرت کبھی نہیں سنی تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہوں گے۔ یہ بات اپنی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے۔ اور یہ بھی کہہ دیتے۔ کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا۔ جب کچھ خود پسندی تھی۔ تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اس لئے ان کے گرنتھ میں جابجا ویدکی مذمت اور تعریف بھی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے تو ان سے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا جب نہ آتے۔ تب عزت میں فرق آتا۔ اس لئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے۔ اور کہیں وید کے بارہ میں اچھا بھی کہا ہے۔ کیونکہ اگر کہیں اچھا نہ کہتے۔ تو لوگ ان کو ناستک بناتے جیسے

وید پڑھت برہمے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے
برہم گیانی آپ پرمیشر

کیا وید پڑھنے والے مر گئے۔ اور نانک جی وغیرہ اپنے کو غیر فانی سمجھتے تھے۔ کیا وہ نہیں مر گئے۔ وید تو سب علوم کا مخزن ہے لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے۔ اس کی سب باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے۔ تو وے بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔"

(ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱ دفعہ ۹۸)

آریہ سماج کے بہت بڑے ریفارمر نے حضرت بابا نانک صاحب کے حق میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بالکل واضح ہے۔ افسوس ہے کہ اتنا بڑا ریفارمر کہلانے والا انسان حضرت بابا نانک صاحب کو جن باتوں پر مطعون کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک بھی حضرت بابا صاحب کی نہیں ہے۔ اور حضرت بابا نانک صاحب کے کلام میں وید کی تعریف کا بھی پنڈت صاحب کو دھوکہ ہی لگا ہے۔

اب ناظرین خود ہی غور فرمالیں۔ کہ جو لوگ ایک دوسرے کے اوتاروں اور بزرگوں کے متعلق ایسے خیالات رکھتے ہوں۔ وہ کیونکر ایک کئے جا سکتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارے ہندو اور سکھ بھائی سیاسی ضروریات اور دنیوی مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کا ایک ہونا ضرور خیال کرتے ہیں تو جہاں تک اتحاد کا تعلق ہے۔ ہر ایک آدمی اسے غریب ہندوستان کے لئے اچھا خیال کرے گا۔ لیکن موجودہ تعلیمات کی روشنی میں ان کا ایک ہونا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

اس بات کو خود سکھ صاحبان تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان سنت تہل سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"میں صاف الفاظ میں کہتا ہوں۔ کہ جب تک آریہ سماج کے بنیادی پستک ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند کے منہ سے ذیل الفاظ موجود ہیں۔ کہ نانک نے میٹھے ریٹھے نہیں کئے۔ ہاں میٹھی قلم کی پیوند ہوگی۔ یا ایسے ہی گپ ہوگی۔ نانک جی اپنی شہرت چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ جو مورکھوں کا نام سنت ہوتا ہے وے بیچارے ویدوں کی مہما کبھی نہیں جان سکتے۔ سنت پڑھے لکھے نہیں تھے۔ جس لئے وید کے خلاف بولتے تھے۔ اگر نانک جی ویدوں کا مان کرتے۔ تو ان کا فرقہ نہ چلتا۔ نہ وہ گورو بن سکتے تھے۔ موجود ہیں۔ اس وقت تک کوئی آریہ سماجی سکھ قوم کو کبھی بھی پیار کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔"

(بابے نانک دا نرمل پنتھ صفحہ ۳)

اس لئے ہمارے ہندو اور سکھ بھائیوں کو ایک ہونے سے قبل اپنی مذہبی تعلیمات میں تبدیلی کرنی ضروری ہوگی۔ اور ایسی تبدیلی کے بعد ان کے مذاہب کا جو کچھ باقی رہ جائے گا۔ اس پر وہ خود ہی غور کر لیں۔

خاکسار۔ گیانی عباد اللہ قادیان

چٹھیوں کے بجائے آوازیں بذریعہ ڈاک

لنڈن۔ میدان جنگ سے سپاہیوں کی چٹھیوں کے بجائے ان کی آوازیں بذریعہ ڈاک ان کے لواحقین کو پہنچانے کا حیرت انگیز انتظام کیا گیا ہے۔ یہ ایک خاص قسم کے ہلکے پھلکے ریکارڈ ہیں۔ جن میں پیغام بھیجنے والے سپاہی اپنی آواز بندی کرائیں گے۔ اور ان ریکارڈوں کے ایک خاص قسم کی چوبی سوئی بھی بھیجیں گے۔ کیونکہ گراموفون کی عام دھاتی سوئیاں ان ریکارڈوں کو خراب کر دیتی ہیں۔ یہ ریکارڈ ہوائی جہازوں بحری جہازوں اور ریل کے ذریعہ سے برطانیہ پہنچائے جائیں گے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

امرتسر میں کامیاب تبلیغی جلسے

۵ جون بوقت ۱۰ بجے شام ہری پور میں زیر صدارت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ مبین الحق صاحب نے وفات مسیح پر اور بابو نذیر احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔ ان کے بعد ملک محمد مستقیم صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی نے اپنی تقریر شروع کی ہی تھی۔ کہ اہلحدیث مولوی صاحبان کا ایک گروہ بعض لفنگوں کے ساتھ جو لاٹھیوں ڈنڈوں اور تلواروں سے مسلح تھے جلسہ گاہ میں داخل ہوا۔ اور بے معنی اعتراض شروع کر کے جلسہ کو بند کرنے کی کوشش کی۔ صدر صاحب نے بہت استقلال سے ان کو سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے پتھر مارنے شروع کر دئے۔ ہمارے بہت سے دوستوں کو پتھروں سے چوٹیں آئیں۔ اور گڑبڑ میں کارروائی جلسہ بند کرنی پڑی۔

مخالفین کے شور و شر۔ فتنہ پردازی اس طرح اینٹ پتھر مارنے اور احمدیوں کی مظلومیت اور صبر و تحمل سے خاص طور پر متأثر ہو کر ان میں سے تین اصحاب نے بیعت کی۔ ان کے علاوہ چند ایک زیر تبلیغ اصحاب بھی بہت متأثر ہیں۔ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کر رہے اور جمعہ کی نمازمیں بھی تشریف لاتے ہیں۔

۱۹ رجون کو ایک تبلیغی جلسہ بیرون لاہوری گیٹ کوٹ قاری عیدگاہ دائم گنج امرتسر ۱۰ بجے شام بصدارت جناب سید بہاول شاہ صاحب منعقد ہوا۔

صاحب صدر نے تحریک احمدیت کے قیام کی اغراض و مقاصد بیان کئے۔ ملک محمد مستقیم صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور ثمرات احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ مولانا عبدالمالک صاحب مولوی فاضل نے وفات مسیح علیہ السلام۔ ختم نبوت کی حقیقت اور عقائد احمدیت پر برجستہ اور دلچسپ تقریر کی۔ آپ کا لب و لہجہ ایسا دلکش تھا کہ خاتم النبیین کے معنی سنکر غیر احمدی صاحبان بھی عش عش کر اٹھے۔ عباد اللہ صاحب گیانی کی تقریر احمدیت کا تبلیغی پروگرام اور دیگر ادیان پر ہوئی۔ جو حاضرین نے بہت دلچسپی سے سنی اور اپنے علماء کے مقابلہ میں احمدی علماء کی علمی برتری کا اعتراف کیا۔ خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور موجودہ جنگ پر تقریر کی۔ سید بہاول شاہ صاحب نے تعلیم احمدیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کشتی نوح سے تعلیم شرائط بیعت اور الفاظ بیعت پڑھ کر سنائے اور سامعین سے اپیل کی۔ کہ ٹھنڈے دل سے ان باتوں پر غور کریں۔ اختتام جلسہ پر ایک اہلحدیث مولوی صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا اور اعتراضات کے جوابات دئے گئے۔ جس سے سامعین نے بہت فائدہ اٹھایا۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیاب اور باامن و امان ہوا۔ حاضرین کی تعداد امید سے بڑھ کر تھی۔ خدام نے انتظام جلسہ میں قابل شکریہ خدمت کی۔ ایک تعلیمیافتہ نوجوان نے سلسلہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا اور فارم بیعت اپنے ہاتھ سے پر کیا۔

خاکسار غلام حیدر نائب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر

تحریک جدید کی نیکی عین زمانہ اور وقت کے مناسب حال ہے

فرمایا! "انسان کو نیکی وہی کام دے سکتی ہے۔ جو وقت کے مناسب ہو۔ نماز کے وقت ذکر الٰہی اور روزے کے وقت ایسے کام جو روزے میں روک ہوں۔ اور جہاد کے وقت روزہ جو جہاد میں سستی کرے۔ نفع نہیں دے سکتا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کرتا رہے۔ کہ آجکل کونسی نیکی کا زمانہ ہے۔ اور اس طرح مختلف اوقات میں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ جو اس وقت کے مناسب حال ہوں۔ زمانہ اور وقت کے لحاظ سے جو نیکی ہوگی۔ وہی اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کریگی"۔

اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر بڑے بڑے فضل نازل فرمائے۔ اور جماعت کے سر پر حضور کا سایہ تادیر قائم رکھے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے فضلوں سے بھر دے۔ کہ زمانہ اور وقت کے لحاظ سے جن نیکیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے حضور عین وقت پر جماعت کو توجہ دلاتے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کی نیکیاں اس کی زندہ مثال ہیں۔ جو عین وقت اور زمانہ کے مطابق ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہیں۔ رحمت اور اس کے فضل کے وارث ہو جائیں گے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کا جہاد دس سالہ جہاد ہے جس کا اب نواں سال جا رہا ہے۔ اور اس کے سات مہینے ختم ہونے والے ہیں۔ اس لئے وہ جو اس میں شامل ہیں انہیں اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کر لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

حقہ نوشی ——— روحانی نقصان

پیدائش انسانی کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ انسان کا تعلق قائم ہو جائے سچے مذہب کی تلاش کے پیچھے بھی تعلق باللہ کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا نشان اس کا کلام ہے۔ جو وہ اپنے بندوں سے مختلف طریقوں پر کرتا ہے۔ اور اسے الہام کہتے ہیں۔ الہام میں سچی خوابیں۔ کشوف اور تفہیمات وغیرہ سب شامل ہیں۔ ہر شخص کو اپنے ایمان اور ظرف کے مطابق زندگی کے اس پانی سے حصہ ملتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا کلام اس کے پاک بندوں تک پہنچانے کے لئے ملائکۃ اللہ مقرر ہیں۔ فرشتے جو مجسم نور اور روحانیت کا آلہ ہوتے ہیں۔ انہیں غیر پاکیزہ اشیاء سے نفرت ہے۔ اور فرشتوں کے ذریعہ الہام الٰہی سے حصہ پانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان فرشتوں کو اپنے قریب کرے اور انہیں اپنے سے دور کر دینے کے سامان مہیا نہ کرے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین اپنی تقریر "ملائکۃ اللہ" میں فرماتے ہیں:-

"حقہ پینے والے کو بھی صحیح الہام ہونا ناممکن ہے"۔ (صلا)

پس حقہ نوشی ایک قبیح عادت ہے جو انسان کو اپنے خدا سے جدا کرتی ہے۔ خدا کے کلام صافی سے محروم کرتی ہے۔ کون سچا اور مخلص احمدی ہے جو اس نقصان کو معمولی سمجھے۔ کہ یہ تو دوسرے الفاظ میں مقصد پیدائش کو باطل کرنا ہے۔ حقہ کو ترک کرنا خدا کے قریب ہونا ہے۔ بیشک پرانی عادت کو چھوڑنا ایک قربانی ہے۔ لیکن کس کے لئے؟ خدا کے لئے۔ اور خدا کے لئے کوئی قربانی بڑی نہیں۔

خاکسار ناصر احمد۔ واقف تحریک جدید

اعلان نکاح:- عزیزان اسرار محمد و انوار محمد صاحبان پسران حاجی محمد عبدالواحد صاحب مرحوم نمبردار موضع مسکرا کے نکاح عشرتی بیگم صاحبہ و اختری بیگم صاحبہ بنات منشی وحید الحسن صاحب نمبردار موضع بھجونی کیساتھ بالعوض پانچ پانچ سو روپیہ جناب مولوی محمد حسین صاحب احمدی نے مورخہ ۲۳ اپریل ۴۲ء بروز جمعہ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین (خاکسار محمد نثار احمد احمدی مسکرا (یوپی)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۶۰ منکہ شیخ لطیف الرحمن ولد شیخ کظیم الرحمن صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ملتان چھاؤنی ڈاکخانہ ملتان چھاؤنی ضلع ملتان صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۱/۴/۴۳

العبد:۔ موصی شیخ لطیف الرحمن بی۔ اے۔ ایس۔ اے وی۔ سینئر انگلش ٹیچر کنٹونمنٹ ہائی سکول ملتان چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ عبد الحمید ولد [illegible] ڈرائیور چھاؤنی ملتان۔ گواہ شد۔ شیخ فضل الرحمن افسر سپرنٹنڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان۔

نمبر ۶۷۶۴ منکہ حسین بی بی زوجہ مستری نظام الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر اندازاً چالیس ۴۰ سال تاریخ بیعت اندازاً سنہ ۱۹۱۰ء ساکن ویگے وال ڈاکخانہ مجیٹھ ضلع امرتسر صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ جون سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اسوقت مبلغ ۱۲۰/- روپے نقد میرے پاس موجود ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ حصہ وصیت مبلغ ۱۲/- روپے نقد ادا کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ میں اپنے خاوند سے اپنا مہر وصول کر چکی ہوئی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۵ جون سنہ ۱۹۴۳ء

الامتہ (نشان انگوٹھا) حسین بی بی زوجہ مستری نظام الدین صاحب ساکن ویگے وال ضلع امرتسر حال دارالرحمت قادیان۔

گواہ شد مستری نظام الدین خاوند موصیہ۔
گواہ شد محمد یعقوب بقلم خود پسر موصیہ۔
کاتب الحروف خاکسار رشید احمد چغتائی مولوی فاضل موصی نمبر ۵۸۸۵ دارالرحمت قادیان

نمبر ۶۷۶۶ منکہ عنایت اللہ ولد پیر محمد عبد اللہ سکنہ گولیکی تحصیل وضلع گجرات عمر ۲۰ سال پیشہ ملازمت قوم قریشی ہاشمی پیدائشی احمدی حال مقیم عراق۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد (ذاتی) موجودہ کچھ نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ ہیں اسوقت میں فوج میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد ۸۲/۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی کہ میری خاندانی وراثت ۱۵ کنال زمین اور مکان قیمتی ۵۰۰/- روپیہ حاصل کرونگا۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ عنایت اللہ احمدی حال مقیم بصرہ عراق۔ گواہ شد۔ فتح محمد کنٹریکٹر عشار بصرہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ رحیم داد احمدی بقلم خود عشار بصرہ ۳۰/۵/۴۳

نمبر ۶۷۷۵ منکہ زینب بیگم زوجہ عبد اللطیف قوم ارائیں عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۸ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائیداد صرف ایک کنال زمین محلہ دارالشکر غربی میں ہے۔ مبلغ ۲۱/- روپے میرے مہر کے ہیں۔ چھ ماشہ کانوں کے بندے اور چھ ماشہ کی انگوٹھی ہے۔ ان سب کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ۔ زینب بیگم موصی گواہ شد۔ عبد اللطیف بقلم خود۔ گواہ شد۔ شریف احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب دارالشکر قادیان۔

نمبر ۶۷۷۶ منکہ سلطان احمد ولد چوہدری نور علی مرحوم قوم بٹ جالب پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۳۲ یا ۳۳ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں بیان کرتا ہوں کہ میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اسوقت ۲۴/- روپے ماہوار ہے۔ یہ ملازمت عارضی ہے مستقل نہیں ہے۔ مذکورہ آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو بحساب دو روپے ۱۱ آنے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی دیتا رہونگا۔ اگر میری زندگی کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد سلطان احمد احمدی ولد چوہدری نور علی مرحوم ساکن حافظ آباد محلہ قتل گڑھا ضلع گوجرانوالہ ۱۵/۳/۴۳

گواہ شد۔ بقلم خود قاضی ضیاء اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۵/۳/۴۳ گواہ شد۔ غلام احمد ولد نور علی مرحوم حافظ آباد محلہ قتل گڑھا ضلع گوجرانوالہ ۱۵/۳/۴۳

نمبر ۶۷۸۶ منکہ کریم بی بی زوجہ حاکم دین قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۴ء ساکن میانہ پورہ نواں۔ سیالکوٹ۔ ڈاکخانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد صرف ۱۲۰/- روپیہ نقد ہیں۔ جو قرضہ حسنہ کے طور پر اپنے لڑکے محمد شفیع کو دیئے ہوئے ہیں۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں یعنی مبلغ ۴۰/- روپیہ ادا کردونگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جتنی رقم دیتی جاؤنگی رسید لیتی جاؤنگی۔ الامتہ: مسماۃ کریم بی بی بیوہ حاکم دین قوم ارائیں ساکن میانہ پورہ نواں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم ولد محمد بخش حال محلہ دارالشکر بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد شفیع سیکرٹری وصایا سیالکوٹ شہر

نمبر ۶۷۸۷ منکہ زینب بی بی زوجہ عزیز احمد قوم قریشی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون سنہ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس ایک ہزار روپیہ کا زیور۔ اور ایک ہزار روپیہ مہر کا تھا۔ میں نے دونوں کو ملا کر ایک مکان قیمتی ۲ ہزار روپیہ پشاور میں اپنے نام پر خرید لیا۔ اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس میں سے کچھ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کردوں تو وہ اس میں سے مجرا ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد اسکے علاوہ کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ زینب بیگم زوجہ عزیز احمد گواہ شد:۔ ماسٹر مولا بخش ریٹائرڈ مدرسہ احمدیہ گواہ شد:۔ عزیز احمد خاوند موصیہ ولد ڈاکٹر فتح دین صاحب محلہ دارالانوار۔

نمبر ۶۷۸۹ منکہ صفدر علی خان ولد فتح محمد خان صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۴۳ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

منکہ صفدر علی خان ولد فتح محمد خان صاحب اس وقت ملازمت کرتا ہوں۔ میری تنخواہ مبلغ ۱۲۵ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ صفدر علیخان سکرٹری تعلیم و تربیت محلہ ناصر آباد۔ گواہ شد سید احمد۔ گواہ شد۔ سید عبد اللہ شاہ موصی نمبر ۴۰۴۳ [illegible] مرد خان انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۷۹۰ منکہ محمد سردار خان ولد مولوی محمد عبد الرشید خان صاحب قوم پٹھان۔ پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ قاضی پورہ حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت جائیداد صرف ایک ٹکڑی جو محلہ شکر گنج حیدر آباد دکن میں واقعہ ہے۔ اور جس کی قیمت یکصد روپیہ سکہ عثمانیہ ہیں اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۲۲۵/-/- روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جسکے کلدار مبلغ [illegible] ہوتے ہیں۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ میری ماہوار آمد میں اضافہ ہوا۔ میں اس اضافہ شدہ آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کروں گا۔

العبد:۔ محمد سردار خان ۴۳/۵/۲
گواہ شد:۔ سیدہ مبارکہ بیگم

نمبر ۶۷۹۱ منکہ عبد الرحمن ولد چوہدری فتح محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سرشت پور ڈاکخانہ نند اجور ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس ۲۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ عبد الرحمن مدرس پرائمری سکول ۹۵/۱۲ ج ڈاکخانہ ۹۶/۱۲ ج ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ فتح محمد ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ۹۶/۱۲ ج والد موصی۔ گواہ شد:۔ شیر محمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ سرشت پور ضلع ہوشیارپور بقلم خود۔

نمبر ۶۷۹۲ ۔ منکہ سردار بی بی زوجہ چودہری نواب خان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ساڑھے تیرہ کنال زمین بعوض حق مہر خاوند کی طرف سے ملا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس زمین کا ۱/۱۰ حصہ جب تک ادا نہ کروں۔ تب تک اس کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں زمین کی قیمت اپنی زندگی میں ۱/۱۰ حصہ ادا نہ کروں۔ تو مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میرے وارثوں سے وصول کر لیویں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی اور میری زندگی میں جائیداد ہوگی۔ تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصول کر لیویں اس وقت ساڑھے تیرہ کنال زمین کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ۱۰۰ روپیہ ہے۔ العبد۔ نشان انگوٹھا سردار بی بی موصیہ گواہ شد۔ نواب خان خاوند موصیہ سردار بی بی ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سیالکوٹ

نہایت ضروری گذارش

جن خریداران الفضل کا چندہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو وی پی ارسال ہوں گے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اکی وار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمادیں۔ یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست وعدہ تو کر لیتے ہیں کہ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں گے۔ لیکن اس میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔ (مینیجر)

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کین ہیرا ۲۴ جون۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے آج شام ایوان نمائندگان میں بیان کیا کہ آسٹریلیا کی بیان کردہ ڈیفنس لائن (برسبین لائن) کے متعلق اہم دستاویزات غائب ہو گئی ہیں۔ میں اس کے متعلق ایک شاہی کمیشن مقرر کرونگا اور اس کمیشن کی رپورٹ وصول ہونے تک متعلقہ وزیر صاحب معطل رہیں گے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ماسکو کے مغرب اور جنوب مغرب میں روسی فوجوں اور ٹینکوں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس محاذ پر روسی فوجیں وسیع پیمانہ پر حملہ شروع کرنے والی ہیں۔

انقرہ ۲۴ جون۔ ٹرکش نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اودیا بازار کا شہر زلزلہ کی وجہ سے تباہ ہو گیا ہے۔ زلزلہ کے جھٹکوں نے اودیا بازار کے شہر کو پیوند زمین کر دیا ہے۔ ایک ہزار کے قریب مکانات اودیا بازار میں تباہ ہو گئے ہیں۔ اور ایک ہزار عمارات کو شدید نقصان پہونچا ہے۔ ہلاک شدگان کی تعداد موجودہ اندازہ سے کئی گنا زیادہ ہے اس وقت تک ۱۳۰۴ ہلاک شدگان کی نعشیں مل چکی ہیں۔ ایک ہسپتالی گاڑی ۲۱۳ شدید زخمیوں کو لیکر استنبول پہنچ گئی ہے۔ مزید گاڑیاں زخمیوں کو لیکر پہنچ رہی ہیں۔ اودیا بازار کے پانچ ہزار ترک خاندان برباد ہو گئے ہیں۔ ہنڈل میں امیتا کا چھوٹا سا خوبصورت شہر زلزلہ سے بالکل تباہ ہو گیا ہے۔

ڈبلن ۲۴ جون۔ آئرلینڈ کی پارلیمان کے عام انتخابات کے نتیجہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مسٹر ڈی ویلیرا کو پھر پارلیمان میں اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ اور آپ حسب سابق آئرلینڈ کی حکومت کے ہیڈ ہوں گے۔ اسمیں شک نہیں کہ کچھ نشستیں آپ کی پارٹی کے ہاتھوں سے نکل گئی ہیں۔ لیکن وہ اس قدر زیادہ نہیں کہ جتنا خیال کیا جاتا ہے۔ پارلیمان میں بہت جلد آپ پر اعتماد کی قرارداد پیش کی جائے گی۔

لاہور ۲۴ جون۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ نے آج جنگ کی تعلیمی تنظیم کے موضوع پر لیکچر دیا۔ دوران لیکچر میں آپ نے یہ انکشاف بھی کیا کہ سپلائی کا محکمہ ہر ماہ تین کروڑ روپیہ صرف کرتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے حصہ میں صرف ایک فیصدی آتا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں وائسرائے کی توجہ اس طرف مبذول کرا چکا ہوں۔

کینبرا ۲۴ جون۔ آسٹریلیا کی پارلیمان میں مسٹر کرٹن کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کی گئی۔ جو ایک ووٹ کی اکثریت سے گر گئی۔ حکومت کو ۲۷ ووٹ ملے اور حزب مخالف کو ۲۶ ووٹ۔

نئی دہلی ۲۴ جون۔ حکومت ہند نے ایک حکم کے ذریعہ سوتی کپڑے اور سوت کے سٹہ کی ممانعت کر دی ہے۔ ۲۴ جون ۱۹۴۳ء کے بعد کوئی شخص تازہ حکم کے ضوابط کو نظرانداز کر کے سوتی کپڑے یا سوت پر سٹہ نہیں کر سکے گا۔ یہ حکم سارے برطانوی ہندوستان پر حاوی ہو گا۔

امرتسر ۲۴ جون۔ آج کے بازار کے بھاؤ بتاتے ہیں کہ کپڑا کتنا مندا ہو گیا ہے۔ کلا وائل جس کی قیمت دو دن پہلے ایک روپیہ تیرہ آنے فی گز تھی۔ اب ایک روپیہ پندرہ آنے پر آ گئی ہے۔ سوتی وائل دو روپے سے ایک روپیہ ایک آنہ پر آ پہنچی ہے۔ الف ۴ ململ ساڑھے تینتیس روپیہ کی بجائے ساڑھے تیرہ روپے پر فروخت ہو رہی ہے۔ ۷۶ ۳ ململ کی قیمت ۲۰ روپیہ کی بجائے ۱۸ روپے پر آ گئی ہے۔ جاپانی کا لٹھا ۴ روپے پر فروخت ہو رہا ہے۔ مگر خریدنے والا کوئی نہیں۔ مارکیٹ حد سے زیادہ گر گئی ہے۔ ۴۵ سے لیکر ۵۵ فیصدی قیمتیں کم ہو گئی ہیں گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔ تھوک سودے تین روز کے لئے بند ہو گئے ہیں۔ پرچون مال فروخت ہو رہا ہے۔ اور وہ بھی گاہک کم ہیں جس کی وجہ گھبراہٹ ہے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ انگریزی بمباروں نے جرمنی میں روہر تال کے شہر پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس کے علاوہ روہر کے بعض اور شہروں کی بھی خبر لی۔ ہمارے ۳۳ بمبار واپس نہیں آ سکے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ ملک معظم آج ایک چار انجن والے بمبار میں ایک ہوائی اڈہ پر اترے۔ جس کے ساتھ ۱۰ سپٹ فائر جہاز تھے۔ بڑے بڑے افسروں نے ان کو خوش آمدید کہا۔ آپ مسٹر چرچل کے ساتھ موٹر میں سوار ہو کر بکنگھم پیلس کی طرف روانہ ہوئے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ امریکن طیاروں نے مڈل ایسٹ کے اڈوں سے اڑ کر اٹلی میں کٹانیا پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ سارڈینیا میں بھی دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے بیس طیارے گرائے گئے۔ ۹ امریکن طیارے بھی لاپتہ ہیں۔

دہلی ۲۵ جون۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ چین کے پہاڑی علاقہ سے کسی خاص سرگرمی کی کوئی خبر نہیں آئی۔ گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ جن میں جاپانیوں کو کافی نقصان پہونچا ہے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ نیوگنی میں امریکن ہوائی جہازوں نے جاپانی ٹھکانوں پر زور کا حملہ کیا۔ ہوائی اڈوں کی عمارات ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ گولہ بارود اور تیل کے ذخائر کو کافی نقصان پہونچا۔

طہران ۲۴ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ عراق کی کابینہ میں وزیر اعظم نے کچھ رد و بدل کیا۔ وزارت میں دو نئے ممبر لئے گئے۔ شاہ عراق نے ایک خاص فرمان کے ذریعے ان کے تقرر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر